Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۸ | ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ٭ ۳۰ فتح ۱۳۵۱ہش ٭ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۹۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

کوفت کی وجہ سے کل صحت کی تکلیف ہو گئی تھی

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۳۰ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کبھی کبھی پسلی میں درد اُٹھتا رہتا ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور حد درجہ الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا نیا دروازہ کھولنے کے بعد

جماعتِ احمدیہ کا بیاسیواں (۸۲) جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کیساتھ اختتام پذیر ہو گیا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ارفع و اعلیٰ شان کی رو سے بیک وقت بشر بھی ہیں اور دوسروں کو منور کرنیوالے نور بھی

بشر ہونے کے لحاظ سے آپ تمام بنی نوعِ انسان کیلئے اُسوۂ حسنہ ہیں اور نور ہونے کے لحاظ سے آپ خاتم الانبیاء ہیں

اوّلین میں سے جس کو بھی کوئی مقام ملا اور آخرین میں سے جس کو بھی کوئی مقام ملتا ہے وہ آپ ہی کے نور سے مستفیض ہوا اور ہوتا ہے

شمعِ احمدیت کے سوا لاکھ سے زائد پروانوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پُرمعارف اور بصیرت افروز اختتامی خطاب

ربوہ۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے ذوالمنن کے احسانات بے پایاں پہ (جو وہ ہر لمحہ ہر لحظہ اور ہر آن اپنی معیت اور اپنی تائید و نصرت کا ثبوت دینے کی غرض سے آپ پر کر رہا تھا) جذباتِ تشکر سے لبریز ہو کر خود اسے ہی مخاطب کرتے ہوئے کمال درجہ عجز و نیاز کے عالم میں عرض کیا تھا:۔

اے خدا، اے کارساز و عیب پوش و کردگار ٭ اے مرے پیارے مرے مُحسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس ٭ وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

آج اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ احسانات اور نئے فضلوں، نئی رحمتوں اور نئی برکتوں سے مالامال ہونے پر ہم غلامانِ مسیح موعود علیہ السلام کے دل جذباتِ تشکر سے اس طرح لبریز ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے سمندروں کو پانی سے لبریز بنایا ہے۔ یہ تازہ بتازہ احسانات، نئے فضل، نئی رحمتیں اور نئی برکتیں ہم پر ہمارے مقدس و بابرکت ۸۲ ویں جلسہ سالانہ کے نہایت درجہ کامیاب انعقاد کے سلسلہ میں ہمارے بے انتہا کرم کرنیوالے اور بار بار رحم کرنے والے خدائے رحمٰن و رحیم نے ہم پر کی ہیں اور اس طرح ہمیں اپنی حمد و ستائش اور خدمتِ اسلام کے نئے عزائم اور نئے حوصلوں اور نئی توانائیوں سے مالامال کر دکھایا ہے فالحمد للہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

ہمارا یہ الٰہی جلسہ جو حسبِ معمول ۲۶ فتح ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۷۲ء) کی صبح کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا تھا تین روز نہایت کامیابی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد ۲۸ فتح (۲۸ دسمبر) بروز ہفتہ ساڑھے چار بجے شام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ اپنی بنیادی اغراض کو پورا کرنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ حسبِ سابق امسال بھی ہمارا یہ مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی پہلے سے دی ہوئی بشارات کے عین مطابق بیشمار فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا ایک نیا دروازہ کھولنے کا موجب بنا۔ ان فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کی ایک جھلک ہم آئندہ شماروں میں پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ۔

جلسہ سالانہ کے آخری روز یعنی ۲۸ دسمبر کو ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد منعقد ہونے والے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمعِ احمدیت کے سوا لاکھ سے زائد پروانوں (ان میں مرد، مستورات اور بچے سب شامل تھے) کو اپنے پُرمعارف اور بصیرت افروز علمی اختتامی خطاب سے نوازا اور ایک پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا اور پاکستان کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ ڈیڑھ درجن کے قریب بیرونی ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔ ان میں ڈیڑھ درجن کے قریب بیرونی ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے نصف صد سے زائد ان ملکوں کے اصل باشندوں پر مشتمل نمائندے اور اپنے طور پر انفرادی حیثیت میں بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے کثیر التعداد احباب بھی شامل تھے۔

حضور ایدہ اللہ کے اس پُرمعارف، بصیرت افروز اور معرکہ آراء علمی خطاب کا موضوع "ہمارے عقائد" تھا۔ حضور نے اپنی تقریر کو صرف اس حد تک محدود رکھا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کیا ہیں۔ ان عقائد کا دوسرے مذاہب کے عقائد سے موازنہ کا پہلو درمیان میں نہیں آنے دیا۔ حضور نے علی الخصوص

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلۂ انبیاء میں افضل الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع واعلےٰ اور انسانی فہم وادراک سے بالا مقام کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ارفع واعلےٰ مقام اور بلند و بالا شان کی رو سے ایک ہی وقت میں بشر بھی ہیں اور دوسروں کو روشنی پہنچانے اور انہیں منور کرنیوالے نُور بھی ہیں۔ بشر ہونے کے لحاظ سے آپؐ قیامت رونما ہونیوالے تمام بنی نوعِ انسان کے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ اور نور ہونے کے لحاظ سے آپؐ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ ہیں۔ کائنات کی علتِ غائی آپؐ ہی کا وجود باجود ہے جیسا کہ فرمایا لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ نور ہونے کے لحاظ سے تخلیقِ کائنات کے منصوبۂ الٰہی میں سب سے اوّل اور سب سے مقدم آپؐ ہی کا نور تھا اور ہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام تک اوّلین میں جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوئے وہ سب بلا استثناء حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے ہی مستفیض ہوئے کیونکہ آپؐ اُس وقت بھی خاتم النبیین تھے جب کہ ابھی آدم مٹی اور پانی میں تھے۔ اسی طرح خود آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے بعد آخرین میں سے بھی جس کسی کو کوئی مقام ملتا ہے وہ آپؐ ہی کے نور سے مستفیض ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے افاضہ کے بغیر نہ پہلے کبھی کسی کو کوئی مقام ملا اور نہ آئندہ ملتا ہے جس کو بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی مقام ملتا ہے وہ آپؐ ہی کے افاضہ کے نتیجہ میں ملتا ہے اور یہی مطلب ہے آپؐ کے نور ہونے کا۔

حضور ایدہ اللہ نے پونے دو بجے بعد دوپہر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اُس روز ابر چھایا ہوا تھا، خنک ہوا چل رہی تھی اور وقفہ وقفہ سے ہلکی ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ نماز پڑھانے کے بعد حضور نے مائیک کے سامنے تشریف لا کر جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں ہزار احباب کو مخاطب کرتے ہوئے پہلے بلند آواز سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور پھر فرمایا موسم اچھا ہو گیا ہے نعرے لگا کر گرم ہو جائیں۔ یہ ارشاد سُننے کی دیر تھی کہ پوری جلسہ گاہ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر اور خاتم الانبیاءؐ زندہ باد کے پُر جوش نعروں سے گونج اُٹھی۔ اِس پر حضور نے مزید ارشاد فرمایا ایک نعرہ "انسانیت زندہ باد" بھی لگائیں اس پر اسی جذبہ و جوش سے احباب نے "انسانیت زندہ باد" کا نعرہ بھی بلند کیا۔

اس کے بعد حضور نے صدر جگہ پر رونق افروز ہو کر کچھ وقت انتظار فرمایا کہ وہ ہزاروں احباب (جنہوں نے جلسہ گاہ کے اندر جگہ نہ ہونے کے باعث باہر صفوں میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی اندر آ کر بیٹھ جائیں۔ جب یہ احباب جلسہ گاہ میں آ کر بیٹھ گئے تو وقفہ وقفہ سے ہونے والی ہلکی ہلکی بوندا باندی نے خاصی تیز بارش کی صورت اختیار کر لی۔ ۶۰ ہزار سے اُوپر سامعین جو اُس وقت مردانہ جلسہ گاہ میں موجود تھے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیرِ اثر اِس طرح جم کر بیٹھے رہے کہ تیز بوندا باندی کے باوجود ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ حضور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب سے فیضیاب ہونے کے اشتیاق میں نہ خنک ہوا کا ہی انہیں کچھ احساس تھا اور نہ بارش کی ہی کوئی پرواہ تھی۔ انہیں تو ایک ہی دھن تھی اور ایک ہی خیال میں وہ مگن تھے کہ حضور ایدہ اللہ کی پُر معارف تقریر کے دوران انہیں معرفت کے گھونٹ پینے اور جام کے جام چڑھانے کی انمول سعادت میسّر آئے۔ معرفت کے یہ متوالے موسم سرما کی خنک ہوا اور بارش کو کیوں خاطر میں لاتے۔ وہ دُنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر سراپا اشتیاق بنے اور اسٹیج کی جانب نظریں جمائے خود اپنی اپنی جگہ یوں جمے ہوئے تھے جیسے درِ معرفت پر دُھونی رمائے بیٹھے ہوں۔ یکسر رنگ عاشقانِ پاک طینت میں سے ہر ایک کی یہ حالت تھی کہ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہو

در کوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند
اوّل کسیکہ لافِ تعشّق زند منم

حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ مجید سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے قرآنِ مجید کی شان میں درِّ ثمین کی مختلف نظموں کے بعض منتخب اشعار ایک خاص ترتیب کے ساتھ خوش الحانی سے پڑھے۔

ازاں بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی معرکہ آراء اختتامی تقریر اِس حال میں شروع فرمائی کہ ابھی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ پہلے ہزاروں ہزار سامعین نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں بیک آواز علی الترتیب اللہ اکبر، خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، غلامِ محمدؐ زندہ باد کے نہایت پُرجوش نعرے لگائے۔ بعد ازاں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی اور پھر "ہمارے عقائد" کے موضوع پر نہایت عالمانہ اور بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی جس میں قرآنِ مجید کی بلند و بالا شان، قرآن مجید کی رُو سے خدا تعالیٰ کے تصوّر، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام اور شریعتِ محمدیہ سے متعلق جماعتِ احمدیہ کے عقائد پر بہت ہی عالمانہ اور وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی۔ تقریر کے دوران یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا فرشتے آسمان سے نازل ہو ہو کر سامعین کو نئے ایمان اور تازہ معرفت و بصیرت سے ہمکنار کر رہے ہیں۔

اِس وجد آفریں خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی اِس طرح جماعتِ احمدیہ کا ۸۳ واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں پر ۴ بجے شام نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

انتخاب

از کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(جو جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس (بتاریخ ۲۶/۱۲/۷۴) میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ترنم سے پڑھ کر سُنایا)

جب تک خُدائے زندہ کی تم کو خبر نہیں — بے قید اور دلیر ہو کچھ دل میں ڈر نہیں
سو روگ کی دوا یہی وصلِ الٰہی ہے — اِس قید میں ہر ایک گنہ سے رہائی ہے
ہر چیز میں خُدا کی ضیا کا ظہور ہے — پر پھر بھی غافلوں سے وہ دلدار دُور ہے
جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا — اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
عاشق جو ہیں وہ یار کو مَر مَر کے پاتے ہیں — جب مَر گئے تو اُس کی طرف کھینچے جاتے ہیں
یہ راہ تنگ ہے پہ یہی ایک راہ ہے — دلبر کی مرنے والوں پہ ہر دم نگاہ ہے
ناپاک زندگی ہے جو دُوری میں کٹ گئی — دیوارِ زُہدِ خُشک کی آخر کو پھٹ گئی
زندہ وہی ہیں جو کہ خُدا کے قریب ہیں — مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں
وہ دُور ہیں خُدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں — ہر دم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو — کبر و غرور و بُخل کی عادت کو چھوڑ دو
اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو — اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو — ورنہ خیالِ حضرتِ عزّت کو چھوڑ دو
تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول — تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول
اسلام چیز کیا ہے خُدا کے لئے فنا — ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خُدا
جو مر گئے اُنہیں کے نصیبوں میں ہے حیات — اِس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات
شوخی و کبر دیوِ لعیں کا شعار ہے — آدم کی نسل وہ ہے جو وہ خاکسار ہے
اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو — زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں — شاید اِسی سے دخل ہو دارالوصال میں

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اِسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولا اِسی میں ہے

اعلانِ نکاح

۲۹ دسمبر ۷۴ء کو مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق عزیزہ ڈاکٹر نصرت جہاں مالک صاحبہ بنت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کا نکاح عزیزم ڈاکٹر ابوالحسین سرفراز علی صاحب ابن مکرم الحاج ڈاکٹر ابوالحسن صاحب کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے پڑھا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے باعثِ برکت بنائے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار دین محمد شاہد ایم۔ اے۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نھّا:۔ بچّوں کو صحت مند اور توانا رکھتا ہے۔ اسہال، بدہضمی کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت /۳ ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۵۳۴

ھُوَالشَّافِی

پائیوریا (مسوڑھ) اور کیریز (دانتوں کا گھن) کی خطرناک بیماریاں اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز سے اڑتالیس دن میں ختم۔ قیمت ۔/۱۰ روپے فی کورس۔ /۱۰

دانتوں کی حفاظت کے متعلق رسالہ مفت حاصل کریں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون نمبرز:۔ ۶۰۶، ۶۰۷

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی

جانوروں کے اپھارہ کا موسم شروع ہو چکا ہے۔

"**اکسیر اپھارہ**" کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے۔ مہلک اپھارہ سے بفضلہ تعالیٰ فوری طور پر نجات دلاتا ہے۔ فی پیکٹ ۔/۱ درجن ۔/۸ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی (جانوروں کی ہر مرض کے علاج کا رسالہ مفت

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی۔

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گول بازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

معجون فلاسفہ

کثرت پیشاب کو روکنے کیلئے، کمر اور جوڑوں کے درد کا فوری علاج۔ نیز بوڑھوں کیلئے خاص تحفہ ہے۔

تریاقِ کبیر

پیٹ درد۔ ہیضہ۔ قے۔ متلی۔ نزلہ زکام کے فوری علاج کے لئے۔

تیار کردہ:۔ دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ

غذا جزوِ بدن بنانے اور بکثرت خون پیدا کرنے کے لئے

پیور الفلفا ٹانک

بے حد مفید ہے۔ قیمت ۔/۴ ڈاک سے ۵/۵۰

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

زد جام عشق

مقوی اعصاب۔ مقوی اعضائے رئیسہ اور جسمانی کمزوری دور کرنے کے لئے اکسیر ہے۔

رعایتی قیمت مکمل کورس۔ ۔/۳۵ روپے۔

المنار دواخانہ ربوہ

شاندار کامیابی

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ایک ہونہار طالب علم عزیز سید ابراہیم منیب احمد ابن مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر جھنگ میں منعقدہ سائنسی معلومات کے امتحان میں ضلع بھر میں اوّل قرار پائے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب یہ عزیز انشاء اللہ سرگودھا بورڈ کی طرف سے ہونے والے مقابلہ میں ضلع کی نمائندگی کریں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔ (عبدالسمیع۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے! (مینیجر الفضل)

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کا علاج کرنیوالے

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ✧ ربوہ ✧ ٹنڈو محمد خان

فون ۴۴۸۴ - ۶۳۸

تینوں مقامات سے دوا بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ اور مستورات کیلئے علیحدہ شعبہ بھی قائم ہے۔

جرمولین (رجسٹرڈ)

نئی و پرانی خارش، داد، چنبل، پھوڑے، پھنسی اور کیل چھائیوں کیلئے زود اثر اور مجرّب مرہم

اختر یونانی لیبارٹریز۔ لائلپور

فون ۶۹۰۶

سٹاکسٹ ناصر دواخانہ ربوہ

خان گڈز فارورڈنگ ایجنسی

چوک سرائے کالا ٹیکسلا

کرش ریت بجری۔ جنرل آرڈر سپلائرز۔ فون ۵

نصرت آرٹ پریس ربوہ

قوم کا اپنا پریس ہے اور انگریزی، عربی اور فارسی زبانوں میں لٹریچر شائع کرتا ہے۔ علاوہ ازیں روزمرہ کی ضرورت کی پرنٹنگ کے لئے آپ کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے ——— اور "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" کا خوبصورت بلاک چھاپ کر آپ کے لئے نصرت رائٹنگ پیڈ مناسب قیمت پر پیش کرتا ہے۔ احباب پیڈ طلب کریں۔

مینیجر نصرت آرٹ پریس گول بازار، ربوہ

بواسیر خونی و بادی کے لئے

پائلز کیور PILES CURE

ہزاروں نے آزمائی اور مفید پائی۔ قیمت فی کورس ۔/۱۰ مفید لٹریچر مفت

کریم میڈیکل ہال امین پور بازار لائلپور

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون ۶۰۶، ۶۰۷

لیڈیز پارچات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

"**الفردوس**" کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں!

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں ہر قسم کی "کشمیری شالیں، سٹولز اور مردانہ دھسّے" کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ علاوہ ازیں فلیٹ کریپ۔ پرنٹ شامہ۔ ساٹن کریپ نیز ریڈی میڈ عوامی سوٹ زنانہ و مردانہ ہر قسم۔ کامدار و پرنٹ قمیضیں اور سوٹ۔ لٹھے کی شلواریں اور پاجامے اعلیٰ کوالٹی میں موجود ہیں۔ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں۔

"الفردوس" کلاتھ مرچنٹ ۸۵۔ انارکلی لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کی مختصر روداد

۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس کی کارروائی

۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے کی جس کے بعد مکرم مظفر منصور صاحب شاہد نے نظم پڑھی۔

حضرت مسیح کی آمدِ ثانی اور اُمّتِ مسلمہ

بعد ازاں سب سے پہلے محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے "حضرت مسیح کی آمدِ ثانی اور اُمّتِ مسلمہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح کی آمد ثانی سے متعلق جو پیشگوئیاں انجیل میں پائی جاتی ہیں ان کے الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے اصالتاً نہیں آنا تھا بلکہ اس کی آمد ایک ایسے شخص کے وجود کے ذریعہ ہونا تھی جو اسی کے رنگ میں رنگین اور اس کی صفات سے متصف ہوگا۔

صحیح بخاری میں مسیح ناصری علیہ السلام اور آنے والے مسیح کے جو حُلیے بیان کئے گئے ہیں وہ ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنیوالا مسیح اَور ہے اور جانے والا مسیح اَور ہے۔ پھر احادیث میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کے الفاظ بیان کر کے واضح کر دیا کہ آنیوالا مسیح تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ اور ایک اَور حدیث میں اس امر کو بھی واضح کر دیا کہ آنیوالا مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہیں۔

محترم قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس پیشگوئی میں مسیح کی آمدِ ثانی کو کسی اَور شخص کے ذریعہ پورا ہونے کا استدلال کوئی نرالی بات نہیں۔ خود حضرت مسیح علیہ السلام نے ایلیا کے دوبارہ آنے سے حضرت یحییٰ کی بعثت مراد لی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے بھی مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا رہا ہے جو اس بات کا قائل تھا کہ مسیح کی آمدِ ثانی اصالتاً نہیں ہوگی بلکہ آنے والے کو اسی طرح مسیح کہا گیا ہے جیسے کسی نیک انسان کو فرشتہ کہہ دیا جاتا ہے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی اصالتاً دوبارہ آمد کی متعدد آیاتِ قرآنیہ مخالف ہیں۔

ہمارے نزدیک اس پیشگوئی سے متعلق بیان کردہ علامات پوری ہو چکی ہیں اور اسکے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ آپ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طرح بغیر مادی سامان کے مبعوث ہوئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سَو سال بعد اسی طرح پیدا ہوئے جس طرح مسیح ناصری علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چودہ سَو سال بعد پیدا ہوئے اور یہ آپ ہی کی برکت ہے کہ ایک ایسی فعال اور زندہ جماعت پیدا ہو چکی ہے جس کے ذریعہ سے صلیب ٹوٹ رہی ہے اور خدائے واحد کا نام ساری دنیا میں قائم کیا جا رہا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم دنیا کے ہر کونہ میں گاڑا جا رہا ہے۔

مسئلہ جہاد از رُوئے اسلام

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "مسئلہ جہاد از رُوئے اسلام (مع شرائط بزرگانِ سلف)" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ آیاتِ قرآنیہ اور ارشاداتِ نبویہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دراصل سراسر جہاد کا مذہب ہے۔ جہاد اپنی حقیقت کے لحاظ سے عین اسلام ہے کیونکہ اسلام کے معنے اپنے آپ کو کلیۃً اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے کے ہیں اور جہاد اپنی جملہ استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق پورے طور پر صرف کرنے کا نام ہے۔ اسلام کا وجود جہاد کا مقتضی ہے اور جہاد اسلام کے ساتھ لازم ہے۔ امن کا زمانہ ہو یا جنگ کا وقت ایک سچا مسلمان ہمیشہ حالتِ جہاد میں ہوتا ہے، صرف شکل و صورت میں فرق ہوتا ہے اور وہ حالات کی تبدیلی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

محترم مولانا نے قرآن و حدیث، ائمہ لغت، مفسرین اور بزرگانِ سلف کے اقوال پیش کرنے کے بعد بتایا کہ جہاد کی مختلف اقسام ہیں (۱) جہاد اکبر یعنی اپنے نفس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنا۔ یہ سب سے مقدم اور اعلیٰ جہاد ہے (۲) جہاد کبیر، اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے پورا زور لگانا۔ خود دین سیکھنا اور اَوروں کو سکھانا (۳) جہاد اصغر، دشمن کے مقابلہ میں جنگ و قتال یعنی جب معاندینِ اسلام تلوار اور طاقت کے ذریعہ اسلام کو نیست و نابود کرنے اور مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے برسرپیکار ہوں تو اُس وقت دفاع کرنا اسلامی شریعت میں جہاد اصغر کہلاتا ہے۔ پہلے دو قسم کے جہاد قیامت تک واجب اور ضروری ہیں لیکن جہاد اصغر کے لئے بعض شرائط مقرر ہیں۔ مثلاً (۱) مسلمان مظلوم ہوں (۲) قیام امن کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہوں (۳) دشمن نے جارحانہ حملہ میں ابتداء کی ہو (۴) مسلمانوں کا نظام اور ایک واجب الاطاعت امام ہو (۵) مسلمانوں کے پاس ضروری اسلحہ اور کافی لشکر موجود ہو (۶) مسلمانوں کی کوئی جائے پناہ اور ملک موجود ہو۔

مولانا موصوف نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں چونکہ مذہبی آزادی تھی، ملک میں امن و امان قائم تھا اسلئے تمام مسلمان فرقے اور مذہبی و سیاسی راہنما انگریزوں کے خلاف جہاد کا اعلان کرنے کے خلاف تھے، سب کے نزدیک اس وقت جہاد کی شرائط موجود نہیں تھیں یہی موقف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا کہ جب تک شرعی شرائط متحقق نہ ہوں جہاد بالسیف جائز نہیں۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک جہاد کے التوا کا حکم وقتی اور عارضی ہے۔ جب کبھی دشمنانِ دینِ اسلام کو مٹانے کے لئے تشدد اور قوت سے کام لینگے، اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کے لئے برسرپیکار ہوں گے قرآن و حدیث کی عاید کردہ شرائط کے ماتحت پھر جہاد بالسیف ضروری ہوگا۔ جماعت احمدیہ اس کا ایک نمونہ ۱۹۶۵ء میں پیش کر چکی ہے۔

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

آخر میں محترم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے "احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کے مدعی ہیں کہ قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ میں جس مہدی معہود اور مسیح محمدی کی بشارت دی گئی ہے اور جس کی بعثت کا زمانہ بزرگانِ اُمت نے چودھویں صدی قرار دیا تھا اس کے مصداق آپ ہی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ قرآن و حدیث سے ہی معلوم کریں کہ مہدی معہود اور مسیح موعود نے دنیا میں آکر عالمِ اسلام کو کیا دینا تھا اور کونسی خدماتِ دینیہ بجالانی تھیں اور پھر دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس شان سے ان مفوضہ امور کو سرانجام دیا۔ حق یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام فرائض کو کمال خوش اسلوبی سے بہ تمام و کمال ادا فرمایا اور فی زمانہ خدمتِ اسلام کی عدیم النظیر مثال قائم کر دکھائی۔

اس ضمن میں محترم مولوی صاحب نے فرمایا کہ مہدی معہود اور مسیح موعود کا ایک بڑا کام "حَکَم و عدل" ہونا تھا حضرت مرزا صاحب نے دنیا میں مبعوث ہو کر ان تمام غلط اور خلافِ اسلام خیالات اور عقائد کی اصلاح کی جو اُمتِ مسلمہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ مسلمانوں کے اختلافات کے سلسلہ میں اپنا فیصلہ صادر فرمایا، اسلام کے چہرہ کو غلط خیالات و اوہام کے گرد و غبار سے صاف کیا۔ آپ نے ثابت کیا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اس کا رسول زندہ رسول ہے اور خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ روحانی کا چشمہ جاری و ساری ہے۔ پھر آپ نے دلائل قویہ اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ ثابت فرمایا کہ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے، وہ کامل و مکمل ہے، اس کا ہر لفظ محفوظ ہے، اس کے الفاظ اور مضامین میں ایک ترتیب اور ربط موجود ہے۔

مہدی معہود اور مسیح موعود کے ایک اَور اہم کام کسرِ صلیب کے سلسلہ میں مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فرض کو بھی کما حقہ ادا کیا۔ آپ نے عالمِ اسلام میں تثلیث کا پرچم لہرانے کے عظیم منصوبہ کو خاک میں ملا دیا۔ آپ نے قرآن و حدیث سے ان عقائدِ باطلہ کا رد کیا جو عیسائیت کے زیرِ اثر مسلمانوں میں راہ پا گئے تھے۔ پھر آپ نے نہ صرف اسلام کے دفاع کو مضبوط کیا بلکہ عیسائیت پر جارحانہ حملہ کر کے اسکے عقائد ابنیتِ مسیح، تثلیث اور کفارہ وغیرہ کا عقلی اور نقلی دلائل سے ایسے طور پر رد کیا کہ عیسائی دنیا دم بخود ہو کر رہ گئی۔ ایک زمانہ تھا کہ ہزاروں مسلمان عیسائیت قبول کر رہے تھے اور اب ہزاروں نہیں لاکھوں عیسائی اسلام قبول کر رہے ہیں۔

محترم مولوی صاحب نے مزید فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے سوا دوسرے مذاہب کو بھی للکارا اور پھر آپ نے ایک فعال اور زندہ جماعت قائم کر دی جو مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ کی زندہ تصویر ہے۔ غلبۂ اسلام کیلئے برسرپیکار ہے۔ اور اشاعتِ اسلام کے لئے غیر معمولی اخلاص، ایثار اور فدائیت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ قربانیاں پیش کر رہی ہے اور اسکے پاس اسلام کی عالمگیر تبلیغ کا ایک منظم اور عظیم منصوبہ ہے۔

اس کے بعد جلسہ کی کارروائی کو دوسرے دن تک کیلئے ملتوی کر دیا گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴